عورت کی تصویر کے ذریعے تشہیر کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا کسی خاتون کے ماڈل کی 2D یا 3D ڈیجیٹل تصویر بنوانا (جس میں وہ حجاب میں ہو یعنی اس کا سر، گردن اور گلے کا حصہ توڈھکا ہوا ہو لیکن چہرہ کھلا ہو) جائز ہے؟ تاکہ اسے مسلمان عورت کے طور پر پوسٹرز میں پرنٹ کروا کر پروڈکٹ کی تشہیر کے لئے استعمال کیا جاسکے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کسی خاتون کی 2D یا 3D تصویر خاص پوسٹرز وغیرہ میں استعمال کے لئے بنوانا اور جانتے بوجھتے بنانا، چھاپنا اور چھپوانا ناجائز و گناہ ہے، یونہی اس تصویر کو اشتہار کے لئے استعمال کرنا بھی ممنوع وناجائز ہے۔

(1) مذکورہ عمل کے ناجائز ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اگرچہ ڈیجیٹل تصویر پر ابتداءً حرام تصویر کا اطلاق نہیں ہوتا، لیکن جب اس کا پرنٹ نکال کر کسی چیز پر چھاپ دیا جائے، تو وہ حرام تصویر کے دائرے میں داخل ہو جاتی ہے، لہٰذا ایسی تصویر کو خاص کسی چیز پر چھاپنے کے ارادے سے بنوانا اور جانتے بوجھتے بنانا، چھاپنا اور چھپوانا سب ہی ناجائز و گناہ ہوتا ہے اور چونکہ پوچھی گئی صورت میں بھی تصویر بنوانے کا مقصد یہی ہے، لہٰذا اس کا بھی وہی حکم ہوگا۔

(2) ممانعت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ بیان کردہ صورت میں حجاب کے باوجود عورت کا چہرہ کھلا رکھا جائے گا، حالانکہ فی زمانہ فتنے کے سبب عورت کے چہرے کا پردہ بھی واجب ہے کہ بے حیائی کے بے شمار اسباب و ذرائع فی زمانہ موجود ہونے کے بعد اکثر لوگوں کے دل و دماغ میں جنسی لذات و خواہشات کا جو طومار برپا ہے وہ سب جانتے ہیں اور ایسے حالات میں چہرے کا پردہ نہایت ضروری ہو جاتا ہے۔ فقہاء کرام نے تو کئی سو سال پہلے کے حالات کے پیش نظر چہرے کے پردے کو واجب قرار دیدیا تھا۔

(3) تیسری وجہ اسلامی اقدار سے تعلق رکھتی ہے، اور وہ یہ ہے کہ اسلام نے عورت کو "عورت" یعنی چھپانے اور حفاظت میں رکھنے کی چیز قرار دیا ہے، نہ کہ توجہ کھینچنے کا ذریعہ یا تشہیر کا آلہ بنایا ہے۔ شریعت نے عورت کو پردے، حیاء اور وقار کے سائے میں رکھ کر ایک منفرد عزت کا مقام عطا فرمایا ہے۔ مگر افسوس کہ موجودہ دور میں اشتہارات، مارکیٹنگ اور میڈیا کی دنیا میں عورت کو محض توجہ کھینچنے کا ذریعہ اور تشہیر کا ٹول بنا دیا گیا ہے، جہاں اکثر اشتہارات اور ایڈز میں عورت اور اس کی تصویر کو ترجیحی بنیادوں میں شامل کرکے مرکزی

حیثیت دی جاتی ہے، تاکہ صارفین کی نگاہیں زیادہ سے زیادہ اس جانب مبذول ہوں۔ یہ طرزِ عمل نہ صرف اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے بلکہ نسوانی عزت و وقار سے بھی صریح متصادم ہے۔

تصویر سازی کے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: "حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا، اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا ہے اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے دور کرنے، مٹانے کا حکم دیا۔ احادیث اس بارے میں حدِ تواتر پر ہیں۔" (فتاویٰ رضویہ، ج 21، ص 426، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

فی زمانہ عورت کو چہرے کے پردے کا بھی حکم دیا جائے گا، اس حکم اور اس کی وجوہات کے متعلق رد المحتار میں ہے: "تمنع من الكشف لخوف أن يرى الرجال وجهها فتقع الفتنة لأنه مع الكشف قد يقع النظر إليها بشهوة" عورت کو چہرہ کھولنے سے منع کیا جائے گا، اس اندیشہ کی وجہ سے کہ مرد اس کے چہرے کو دیکھیں اور فتنے میں پڑجائیں۔ کیونکہ چہرہ کھلا ہونے کے ساتھ کبھی اس پر شہوت کے ساتھ نظر پڑجائے گی۔ (رد المحتار، ج 01، ص 406، دار الفکر، بیروت)

چہرے کے پردے کے حکم کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: "اس طرح رفتہ رفتہ حاملان شریعت و حکمائے امت نے حکم حجاب دیا اور چہرہ چھپانا کہ صدر اول میں واجب نہ تھا واجب کردیا۔ نہایہ میں ہے: سدل الشیئ علی وجھا واجب علیھا۔ چہرے پر پردہ لٹکانا عورت پر واجب ہے۔ (ت)" (فتاوی رضویہ، ج 14، ص 551، رضا فاؤنڈیشن لاھور)

وقار الفتاوی میں ہے "احکام نماز میں جن اعضاء کو چھپانا فرض ہے، اس میں چہرہ داخل نہیں ہے، مگر خوف فتنہ کی وجہ سے قرآن کریم میں عورتوں کو حکم دیا: ﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ یعنی عورتیں اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔ اصل فتنہ عورتوں کو دیکھنے سے شروع ہوتا ہے۔" (وقار الفتاوی، ج 03، ص 145، بزم وقار الدین، کراچی)

عورت کے عورت ہونے کے متعلق سنن ترمذی میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "المرأة عورة، فإذا خرجت استشرفها الشيطان" عورت عورت یعنی چھپانے کی چیز ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے۔ (سنن ترمذی، ج 03، ص 468، رقم: 1173، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی۔ مصر)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0656

تاریخ اجراء: 26 ربیع الثانی 1447ھ/20 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net